REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم شنبہ

الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۵ فتح ۱۳۴۰ ہش | ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کو دوپہر کے بعد سے شام تک اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوجاتی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل بھی بعد نماز عصر حضور سیر کے لئے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جامعہ احمدیہ کی نو تعمیر شدہ عمارت کے افتتاح کی مؤثر و پر وقار تقریب

جامعہ کی نئی عمارت کی تکمیل اور اس میں ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری کا قیام ازحد ضروری ہے

احباب اس غرض کے پیش نظر دل کھول کر چندہ دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ذہین طلباء بھجوائیں

افتتاحی تقریب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا احباب جماعت سے پر اثر خطاب

ربوہ ۴ دسمبر۔ کل شام نہایت سلیقہ سے وسیع پیمانے پر ترتیب دی گئی ایک پُر وقار تقریب میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت (جس کی پہلی منزل ابھی حال ہی میں مکمل ہوئی ہے) کا افتتاح عمل میں آیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک لمبی دعا اور پُر اثر خطاب سے عمارت کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کی ہر نوع تکمیل اور اس میں ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری کے قیام کی اہمیت پر زور دیا اور احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ اس غرض کے پیش نظر دل کھول کر عطیہ جات دیں۔ اور ساتھ ہی زیادہ سے زیادہ تعداد میں علم دین کا شوق رکھنے والے ذہین اور ہونہار طلباء بھجوائیں۔ تاکہ جامعہ سے ہمیشہ ہی ایسے بلند پایہ علماء نکلتے رہیں۔ جو اشاعت و غلبۂ اسلام کی خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے کا ایک مؤثر اور کارآمد ذریعہ ثابت ہوں اور جس عظیم مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ادارہ قائم فرمایا تھا۔ وہ ہر زمانہ میں عظیم الشان طریق پر پورا ہوتا چلا جائے۔

یہ عظیم الشان تقریب کل ساڑھے تین بجے سہ پہر جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ ایک وسیع پنڈال میں منعقد ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان امراء صاحبان اضلاع تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت جدید طرز پر قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کے صرف سے تیار ہوئی ہے۔ یہ سات کلاس روم، دفتر کے تین کمروں (اسٹاف روم) لائبریری اور ایک وسیع ہال پر مشتمل ہے۔ نیز بائیس چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل ہوسٹل اس کے علاوہ ہے۔ جامعہ کی عمارت پر بالائی منزل اور ہوسٹل کے ایک حصہ کی تعمیر ابھی باقی ہے۔ علاوہ ازیں فرنیچر اور دوسرا ضروری سامان بھی درکار ہے جس پر اندازاً پچاس ساٹھ ہزار روپے مزید خرچ ہوں گے۔

تقریب کا آغاز

افتتاحی تقریب کا آغاز تین بجے سہ پہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے تشریف لانے اور صدارت کی جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا جو حضرت میاں صاحب مدظلہ نے کرائی۔ ازاں بعد پہلے جامعہ کے ایک انڈونیشی طالب علم محی الدین صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور پھر جامعہ کے ایک اور طالب علم قریشی محمد اسلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی نظم

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم پرنسپل صاحب کا ایڈریس

ازاں بعد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کی خاص توجہ گہرے انہماک اور ان تھک مساعی کے نتیجہ میں جامعہ کی یہ نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے) نے ایڈریس پڑھا جس میں آپ نے جامعہ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور اس کی ترقی کے مختلف مراحل اور بعض شدید قسم کی عبوری مشکلات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ ادارہ ایک نازک پودے کی طرح خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ہاتھوں سے لگایا گیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ہاتھوں اس نے دوبارہ یکسر تازہ زندگی پائی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ترقی کرتا ہوا اب اپنی موجودہ حالت کو پہنچا ہے۔

نیز آپ نے نئی عمارت کی تعمیر کا

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۱ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسۂ عام منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علماء سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر اصحاب میں سے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول اور شہید احمدیت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت اور عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالیں گے۔

اس جلسہ میں ربوہ کے جملہ خدام کی حاضری لازمی ہے۔ دیگر مقامی احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر سلسلہ کے ان جلیل القدر بزرگوں کی سیرۃ کے ذکر مقدس سے مستفیض ہوں۔

(معتمد مجلس مقامی ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء

یورپ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتائج

جماعت احمدیہ نے یورپ اور دیگر ممالک میں جو اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ ان کی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن سے ان مشنوں کے کام پر روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خاص کر یورپ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے کیا مذہبی انقلاب آرہا ہے۔

ابھی حال میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے مشنوں کی ایک رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتائج میں جو یورپین ذہنوں میں اسلام کے متعلق تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کا کسی قدر علم ہو سکتا ہے۔ ذیل میں ہم اس حصہ کو دوبارہ نقل کرتے ہیں۔

"یہ رسالہ مختلف طبقوں اور حلقوں میں پڑھا جاتا ہے۔ حتی کہ مخالفین بھی خاص طور پر اسے حاصل کرتے ہیں۔ ایک اسی سالہ شخص جسے موجودہ عیسائیت کی تعلیم سے اختلاف ہے۔ اسے رسالہ اسلام کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کا علم ہوا جس پر اس نے لکھا۔

"اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے رسالہ "اسلام" کے ذریعہ معرفت الٰہی کا علم ہوا۔ خدا تعالیٰ کے قوانین کے بارے میں پڑھا۔ ہاں خدائی قانون نہ کہ انسانی۔ اپنی یہ کوشش جاری رکھیئے تا اس تاریکی کے زمانہ میں خدائی نور کا جلوہ قائم رہے۔ میری زندگی میں آپ پہلے شخص ہیں جو خدائی صداقت کو جانتے ہیں۔ آپ کے پاس خدائی نور ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت ہے۔ اور آپ اس روشنی کو تاریکی کے درمیان روشن کرنا چاہتے ہیں یہ تاریکی بہت عمیق ہے اور تاریک انسانی ارواح میں اس روشنی کو جلانے کے لئے آپکی جرأت کے باعث خاموش طور پر آپکو شاباش کہتا ہوں۔"

مخالفت

مخالفین کے حلقہ میں سے ایک شخص نے گمنام خط لکھا کہ اپنا بوریا بستر باندھ کر واپس چلے جاؤ اور پھر نہ لوٹو۔ ایک رسالہ میں ہمارے ایک مضمون پر کڑی تنقید شائع ہوئی ہے لیکن مضمون نگار نے محض بات کو بگاڑ کر پیش کیا اور لوگوں کو ہمارے خلاف ابھارنا چاہا۔ ہم نے مختصر رنگ میں اس کا جواب دیا ان ہی دنوں خاکسار کو پولیس والوں نے ایک بیان کے لئے بلایا۔ اور مضمون مذکور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں لوگوں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے جنکو

تے نہیں ہوا، بتایا گیا کہ ہمیں اس امر سے حیرت ہے کہ اس مضمون میں جو اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصور کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ کسی صحیح الدماغ انسان کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ پولیس افسر نے ہمارے مضمون کو خود پڑھا تک نہ تھا۔ لہذا خاکسار نے مناسب سمجھا کہ انہیں نفس مضمون سے آگاہ کر دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے بتایا کہ ہم نے یہ مضمون لکھا ہے۔ کہ اسلام میں خدا صرف ایک وجود ہے جس کا نہ بیٹا ہے نہ بیوی۔ خدا کا یہ تصور عیسائیت کے تصور تثلیث سے بالکل مختلف ہے۔ شائد ایک عیسائی توحید باری تعالیٰ کے تصور کو نہ سمجھ سکے۔ لیکن ہم مسلمان تثلیث کو نہیں سمجھ سکتے۔ نہ ہی خدا تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کر سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مشکل یا مصیبت کے اظہار کے وقت "یسوع خدا" پکارنا خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ نہ ہی ہم ابنیت کے قائل ہیں نہ ہی صلیبی موت کے۔ اسلام کے خدا کو کسی مدد کی حاجت نہیں۔ وہ کسی کام کو کرنے پر مجبور نہیں وغیرہ۔ اس پر پولیس افسر نے کہا کہ آپکو یہ سب باتیں کہنے کا حق ہے۔ اور یہ مذہبی آزادی کے عین مطابق ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آپ کے نزدیک مخالف مضمون نگار نے کوئی معقول بات بھی پیش کی ہے یا صرف جذباتی طور پر ہمارے خلاف لوگوں کو ابھارا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اس کے نزدیک بھی مضمون متعلقہ کو جو الزام سے کوئی تعلق نہیں۔ خاکسار نے کہا کہ اگر اس قسم کے بے ضرر مضمون پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اسلام کی تبلیغ ہی بند کر دینی چاہیئے۔ قرآن کریم کی اشاعت ممنوع قرار دینی چاہیئے۔ بلکہ ہر بات جو موجودہ چرچ کے خلاف ہے اسے عملاً روک دینا چاہیئے۔ لیکن پھر ملک میں مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ بلکہ مسلمان تو الگ رہے۔ یہودیوں کو بھی خلاف قانون قرار دینا پڑے گا۔ کیونکہ مسلمان تو بہرحال حضرت مسیح کی عزت کرتا اور انہیں خدا تعالیٰ کا نبی مانتا ہے۔ برعکس اس کے یہودی آپ کو نعوذ باللہ کذاب اور ملعون سمجھتے ہیں۔ خاکسار کی باتوں کو پولیس افسر اچھی طرح سمجھ گیا۔

چرچ کی طرف سے ایک اہم اقدام

مخالفت کے ذکر کے سلسلہ میں عیسائی مشنری کونسل کے ایک رسالہ کا ذکر بہت ضروری ہے۔ جو انہوں نے گذشتہ عرصہ میں شائع کیا ہے۔ یہ ایک دوماہی رسالہ ہے جس کا نام "Wanderer" ہے اسے شائع کرنے والی کونسل کے اراکین دس مشنری سوسائٹیز ہیں جو اس ملک کی طرف سے دنیا کے مختلف حصوں میں عیسائیت کا پرچار کر رہی ہیں (سوئٹزرلینڈ کا ملک عیسائیت کی عالمگیر تبلیغی مہم میں خاص حیثیت رکھتا ہے۔ صرف کیتھولک فرقہ کے ہی اٹھارہ صد مبلغ دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ ایک شہر بازل کی ایک تبلیغی انجمن نے ہی ۲۲۵ مبلغ بھجوا رکھے ہیں) لطف یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا رسالہ ہماری تبلیغی مساعی کے بیان پر مشتمل ہے۔ اور اس مشن کی کارروائیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو ہماری جانب سے خطرہ سے خبردار کرکے لکھا گیا ہے۔ کہ یہ احمدی لوگ ایک خاص جذبہ سے سرشار ہیں۔ ان کی سکیموں کو حقیر نہ جانو۔ اور نہ ہی ان کی کارروائیوں سے لاپرواہی برتو بلکہ اپنے آپکو ان کے مقابلہ کے لئے تیاری کرلو۔ کیونکہ اگر یہ لوگ غلط بات کی تائید میں اس قدر محنت اور قربانی کا نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ تو کیا ہم عیسائی لوگ اسکی خاطر ان سے بھی زیادہ قربانی نہیں دکھا سکتے جس نے ہمارے لئے اپنی جان تک دیدی رسالہ مذکورہ میں ایک صفحہ پر ہمارے قبر مسیح والے اشتہار کی فوٹو دی گئی ہے۔ ایک صفحہ پر قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کا ایک پورا صفحہ دیا گیا ہے۔ اور جماعت کی تاریخ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی حضور کی پیشگوئیوں۔ مشنوں کے قیام۔ یورپ کی مساجد۔ مسجد زیورک وغیرہ امور کا ذکر کیا گیا ہے

یورپ میں تبلیغ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ چرچ نے اس تفصیل اور شدت کے ساتھ ہمارا نوٹس لیا ہے۔ پہلے یہ لوگ ہمیں کم مایہ اور حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن اب ان کے تخیلات میں ایک نمایاں انقلاب آرہا ہے اور یہ اپنے لوگوں کو ہمارے مقابلہ کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ ضمنی طور پر یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری کمزور کوششوں کی فوقیت اور اثر کا اعتراف بھی ہے۔"

گذشتہ دنوں ایک مشہور اخبار میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان ایک بحث کا سلسلہ چل پڑا۔ ہمارے لئے اس مباحثہ میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ایک مضمون نگار نے لکھا کہ اسلام اس قدر سرعت سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اب اس ملک میں بھی قدم جما چکا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندرونی اختلافات کو بھلا کر اس بیرونی خطرہ کا مقابلہ کریں۔

اس رپورٹ کی تیاری کے دوران میں اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک کتاب اسلام کے متعلق ایک مخالف نے شائع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اسلام کا چرچا اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ عوام کو اس کی اصل تعلیم سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

خاکسار نے اس دفعہ ان امور کو قدرے تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب یورپ میں تبلیغ اسلام ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ ان دنوں اخبارات میں خاص طور پر احمدیت پر مستقل مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تبدیلی کی علامت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان بدلتے ہوئے حالات میں دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین"

ہم نے یہ طویل اقتباس دوبارہ اس لئے یہاں نقل کیا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو جو محض بعض نظری مسائل میں اختلافات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ بیدار ہوں اور دیکھیں کہ وہ جماعت کی مخالفت کرکے اسلام پر کتنا ظلم کر رہے ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ اس سے ہم کوئی فخر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہ ہمارے اہل علم حضرات اپنے فرض کو پہچانیں۔ اس اقتباس سے معلوم ہوگا کہ محض اسلام کی خوبیوں کی وجہ سے ایک چھوٹی سی جماعت جس کے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ بتلاؤ وہ کیا ہنگامہ برپا کر سکتی ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے محض اسلام کی خوبیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اور آج یورپین ذہن اس مقام پر پہنچ چکا ہے۔ کہ اگر تھوڑی سی بھی کوشش کی جائے۔ جیسی کہ جماعت احمدیہ نے کی ہے۔ تو یورپ سے الحاد اور موجودہ عیسائیت کے قدم اکھڑ سکتے ہیں۔ اور ان کی جگہ اسلام لے سکتا ہے یعنی

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

آج اسلامی ممالک اور متمول افراد دنیا کے کاموں میں خزانے لٹا رہے ہیں۔ اگر وہ اس دولت میں سے صرف ایک فیصدی بھی یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کریں تو کیا انقلاب نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان اسلام کی وجہ سے دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انکو ایسا کرنا پڑے گا۔ ورنہ الحاد و شرک کا طوفان اتنا بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ اگر مسلمان اسی طرح اندرونی مسائل کی خانہ جنگی میں مصروف رہے۔ تو یہ طوفان اسلام کا نام و نشان ہی (نعوذ باللہ) دنیا سے صاف کر دیگا اسلئے ہم ان اہل علم حضرات کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ وہ اگر اس کام میں جماعت احمدیہ کا ساتھ نہیں دے سکتے تو کم سے کم اس کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنے سے باز رہیں۔ ہم آپکو کس طرح یقین دلائیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی اشاعت اور صرف اسلام کی اشاعت کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اگر اسلام کی جو

سیدنا حضرت [illegible] (ایدہ اللہ تعالیٰ) [illegible] کے ذریعہ [illegible]

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ورود
- مختلف ممالک کے معززین کی آمد
- پبلک جلسے
- دو افراد کا قبولِ اسلام
- سہ ماہی رپورٹ

از مکرم صلاح الدین خانصاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

یورپ میں لوگوں کی زندگی اکثر طور پر منضبط اور مصروف قسم کی ہے ان لوگوں کے لئے اپنے روزمرہ کے پروگرام سے ہٹ کر کسی دوسرے شخص کے لئے وقت نکالنا بہت مشکل سا کام ہے اور پھر مذہبی رنگ بھی اتنا غالب نہیں کہ مشاغل حیات کو پیچھے ڈال کر خاص کر اسلام کا پیغام سننے کے لئے یہ لوگ اپنے وقت کی قربانی کریں۔ تاہم بعض سعید روحیں ایسی نکل آتی ہیں جنہیں مذہب سے کچھ دلچسپی ہوتی ہے اور اس ضمن میں ان کی نگاہ تحقیقی ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ وہ ہماری معمولی کوشش کو بھی بعض دفعہ اندازے سے بڑھ کر نوازتا ہے خاکسار کو گذشتہ ماہ عیسائیوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کا موقعہ ملا اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ یہ اہم جلسہ عیسائیت کے ایک خاص موضوع پر تھا مگر سننے والوں سے ہال کا اکثر حصہ خالی تھا۔ حالانکہ اس ملک میں عیسائیت کا رواج ہے۔ ملک کے کم ازکم ۶۰ فیصد باشندے تو ضرور عیسائی ہیں۔ اسکے مقابل جب مسجد میں سیرت النبی کا جلسہ کیا گیا تو مسلمان اور عیسائی سامعین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جو ہمارے ازدیادِ ایمان کا باعث تھا۔

گذشتہ تین مہینوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی سرگرمیوں کو برابر جاری رکھا۔ اس مدت میں ہمارا ماہنامہ "الاسلام" بلا تاخیر وقت پر شائع ہوتا رہا۔ ہر جمعہ کو باقاعدگی کیساتھ نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی اور ہر بدھ کو اپنے احباب کی محفل بھی جمتی رہی۔ مشن ہاؤس میں متعدد پبلک جلسے ہوئے۔ باہر کی مجالس اور سوسائٹیوں میں بھی کئی تقاریر کی گئیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ورود پر ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ آپ نے ایک نماز جمعہ اپنے احباب کے ساتھ ادا فرمائی اور آخری شام مشن سے متعلقہ خاص احباب کو ایک دفعہ پھر ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک قابل ذکر واقعہ ایرانی قائمقام ایمبیسڈر کی مسجد میں شادی کا اعلان تھا۔ اسکے علاوہ بھی متعدد بیرونی ڈیلیگیشن مسجد دیکھنے آئے جو مسجد اور مشن کے بڑھتے ہوئے اثر کی بجائے خود ایک دلیل ہے۔

ہالینڈ میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ورود

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے یورپین مشنوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۲ر اکتوبر شام کے تقریباً چار بجے امسٹرڈم سے ہیگ پہنچے۔ آپ کے ہمراہ مکرم محترم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن بھی تھے مکرم حافظ صاحب ایک اور دوست کے ہمراہ ہوائی اڈہ پر استقبال کے لئے موجود تھے۔

اسی روز شام کے آٹھ بجے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا۔ چونکہ پریس کے نمائندگان کو بہت تنگ وقت پر اطلاع دی گئی تھی اس لئے پریس کانفرنس کے نمایاں کامیاب ہونے کے بارہ میں کوئی زیادہ خیال نہ تھا۔ تاہم سات آٹھ اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے جو ایک گھنٹہ سے زائد مکرم جناب میاں صاحب سے مصروف گفتگو رہے۔

کانفرنس کا آغاز محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی فرمایا جس کے بعد یہ سلسلہ نہایت عمدہ ماحول میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ نمائندگان نے مختلف موضوعات پر آپ سے سوالات کئے جن کے آپ نے نہایت برجستہ مناسب اور تسلی بخش جواب عطا فرمائے۔ چنانچہ سات روزناموں میں اس کانفرنس کے بارہ میں خبر شائع ہوئی۔

ایک اخبار نے یہ عنوان قائم کیا کہ "مرزا احمد چند روز ہیگ میں" "ہالینڈ میں دوسری مسجد کا امکان" "ہالینڈ میں ترقی کی رفتار تسلی بخش ہے" وغیرہ وغیرہ۔ کارروائی کے ضمن میں اخبارات نے لکھا کہ مرزا احمد موجودہ امام (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بیٹے اور بانی جماعت احمدیہ کے پوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد اصلاحی ہے۔ تاکہ آپس کی غلط فہمیوں کو دور کر کے امن کا ماحول پیدا کیا جائے۔ تحمل اور بردباری اس ضمن میں بہت ہی ضروری اور لازمی چیز ہے۔ ہمارا ڈچ مشن جس رنگ میں جا رہا ہے وہ تسلی بخش ہے۔ ڈچ قرآن کے ہزاروں نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔ اور طبع ثانی زیر غور ہے ڈچ مشن کے ذریعہ کم و بیش ۲۰۰ ڈچوں نے اسلام قبول کیا ہے تعدد ازدواج کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت تو دی ہے مگر اسکے ساتھ ایسی کڑی شرائط لگا دی ہیں کہ عملاً ان پر پورا اترنا اتنا آسان نہیں۔ پھر ایک اخبار نے لکھا ہے کہ آپ کے زیر نگرانی ایک صد کے قریب مراکز ہیں جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اس کانفرنس کا ماحول بڑا بے تکلفانہ تھا مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے ہر ایک سوال کا جواب عطا فرمایا۔ نمائندگان میں ایک خاتون صحافی بھی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کوپن ہیگن کی پریس کانفرنس میں بھی ایک خاتون نمائندہ موجود تھیں اور اس نے طبعاً تعدد ازدواج پر سوال کیا آج کی نشست میں بھی ایک خاتون دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہاں بھی اس مسئلہ پر سوال ہوگا مگر ابھی تک نہیں ہوا چنانچہ اس اقدام سے یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا جس پر آپ نے فرمایا کہ اس مسئلہ نے اسلام کے متعلق بڑی غلط فہمی پھیلا رکھی ہے لہذا میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام میں یہ کوئی عام اجازت نہیں اور جن شرائط کے ساتھ اسکی اجازت ہے اس صورت میں اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ نے تفصیل سے اسکا نہایت تسلی بخش رنگ میں جواب دیا۔

مورخہ ۱۵ر اکتوبر بروز ہفتہ شام آٹھ بجے مکرم جناب صاحبزادہ صاحب سے جماعت کے ممبران کی ملاقات کا وقت رکھا گیا۔ آٹھ بجے میٹنگ روم میں احباب آ کر بیٹھ گئے محترم میاں صاحب تشریف لائے تو سب سے تعارف ہوا اور نہایت برادرانہ

جلسہ سالانہ کے لئے پرالی کی فراہمی

قریبی اضلاع کی جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ

امسال ربوہ کے گرد و نواح کے علاقہ میں چاول کی فصل خاطر خواہ نہ ہونے کے باعث پرالی کے حصول میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ ان حالات میں اس بات کی توقع نہیں ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے اس علاقہ سے حسبِ ضرورت پرالی فراہم ہو سکے گی۔ لہذا اضلاع شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لائل پور اور سرگودہا کی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں پرالی کے حصول کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ کوشش کریں اور جتنی مقدار میں بھی پرالی فراہم ہو سکتی ہے اسے فوراً محفوظ کر کے بلا تاخیر افسر جلسہ سالانہ کو اطلاع دیں۔ تا کہ اسے جلد سے جلد ربوہ لانے کا انتظام کیا جائے۔

ماحول میں باتیں ہوتی رہیں۔ اس میٹنگ میں چند ایک غیر مسلم ڈچ بھی آئے ہوئے تھے ان پر بھی اچھا اثر رہا۔ اس موقع پر آنے والوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اگلے دن یعنی اتوار کی صبح کو دس بجے کی گاڑی سے مکرم صاحبزادہ صاحب لنڈن روانہ ہو گئے۔ آپ نے باوجود ناسازی طبع کے نہایت خندہ پیشانی سے جملہ پروگرام انجام دیئے اور مشن کے جملہ امور میں دلچسپی لی اور اپنے مشوروں سے نوازا۔ آپ کی تشریف آوری مشن کے لئے مختلف رنگ میں مفید ثابت ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

دیگر زائرین

یکم اگست کو شیخ آف بحرین مع اہل و عیال (جن میں ان کے ولی عہد بھی تھے) مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ انہوں نے مشن ہاؤس اور مسجد کو دیکھا۔ مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن ہالینڈ نے ان کی خدمت میں مشن کی طرف سے انگریزی قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ ایک ایشیائی ریاست کے سربراہ کی آمد کی وجہ سے ہماری مسجد اور مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاصی شہرت ہوئی۔ متعدد روزناموں میں یہ خبر مع تصاویر شائع ہوئی ہے۔

۸ اگست کو چار بجے ہمیں ایک معزز مہمان کا انتظار تھا۔ چار بج کر پانچ منٹ گزرے تھے کہ سیاہ رنگ کی کار آ کر سڑک کے کنارے رکی۔ یہ مہمان ریاست نائیجیریا کے وزیر اقتصادیات تھے۔ اور ان کے ہمراہ چند ان کے رفقاء کار تھے۔ ان کو خوش آمدید کہتے ہوئے مشن ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ ڈیوڑھی میں داخل ہو کر انہوں نے سرسری طور پر ایک نگاہ ڈالی۔ اس کے بعد مسجد کی طرف بڑھے اور اندر جا کر نوافل ادا کئے۔ ادائیگی نماز کے بعد ڈرائنگ روم میں تشریف فرما ہو گئے۔ محترم حافظ صاحب نے انہیں مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشن، مساجد اور یورپ امریکہ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ وزیر صاحب موصوف ہالینڈ میں اشاعت اسلام کا مرکز دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ قریباً پون گھنٹہ تک وہ مشن میں رہے۔ وزیر صاحب انگریزی نہیں جانتے تھے۔ ترجمان کے ذریعہ گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں جاتے ہوئے انہوں نے کہا مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ آپ کی جماعت کی بدولت یہاں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد قائم ہوئی ہے۔ آپ لوگ جو خدمت اسلام کی خدمت کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے اور ہالینڈ میں آپ کا مشن دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اسی ماہ کے آخری عشرہ کی بات ہے کہ ایک شام مغرب کے بعد ہم بڑے کمرہ میں جہاں باہر سے آنے والے مہمانوں کو عموماً بٹھایا جاتا ہے سورینام کے ایک مسلمان نوجوان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ گھنٹی بجی۔ دروازہ کھولا گیا تو ایک افریقن مع دو اور ساتھیوں کے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہمراہ ایک یورپ کا گائیڈ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مالی فیڈریشن کے محکمہ ریلوے کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور ہیگ آئے ہیں۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر یہاں کوئی مسجد ہو تو مجھے وہاں لے چلو۔ چنانچہ جب انہیں مسجد کا پتہ ملا تو وہ اسے دیکھنے کے لئے چل دیئے۔ ڈائریکٹر صاحب انگریزی نہیں بول سکتے تھے۔ ایک ترجمان کی وساطت سے مکرم حافظ صاحب نے ڈائریکٹر صاحب سے گفتگو کی اور ان کو بیرونی ممالک میں جماعت کے مشنوں اور مسجدوں اور تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق آگاہ کیا۔ قریباً گھنٹہ بھر ڈائریکٹر صاحب مشن ہاؤس میں رہے خصوصاً مسجد دیکھ کر وہ اس قدر مسرور ہوئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ان کا چہرہ اور ان کی نگاہیں مسکرا رہی ہیں۔ شاید اسی تاثر اور خوشی کا نتیجہ ہے کہ وہ خود کہنے لگے کہ میں مالی لوٹ کر اپنے پریذیڈنٹ سے خود ملوں گا اور اصرار کروں گا کہ جب آپ ہالینڈ کا دورہ کریں تو وہاں ہیگ میں مسلمانوں کی ایک مسجد ہے جو جماعت احمدیہ نے بنائی ہے۔ اس کی ضرور زیارت کریں۔ آخر میں انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور بہت مسرور و شاداں رخصت ہوئے۔

اگست کے آخری ایام میں ایک روز یہاں نیوز ایجنسی کی طرف سے ایک نمائندہ انٹرویو کے لئے مشن ہاؤس آیا۔ یہ صبح گیارہ بجے کے قریب تشریف لائے تھے۔ کمرہ ملاقات میں داخل ہو کر انہوں نے دیوار سے آویزاں متعدد اہم مواقع اور مساجد کی فریم کردہ تصاویر اور عربی قطعات دیکھے۔ اس کے بعد آرام کرسی پر بیٹھ گئے۔ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب نے اسلام جماعت احمدیہ اور اس کے مشن کا ڈچ زبان میں مختصر تعارف کرایا۔ اس کے بعد وہ خود ہی سوال کرتے رہے جن کا مکرم حافظ صاحب نے وضاحت کے ساتھ جواب دیا۔ انٹرویو کا یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد میں یہ انٹرویو ملک کے متعدد اخباروں میں تفصیل کے ساتھ چھپا۔ اور بعض اخباروں میں مشن ہاؤس کی تصاویر مع انٹرویو چھپی ہیں۔ اس انٹرویو کی بدولت احمدیہ مشن کا پروپیگنڈا دیکھ کر بعض مخالفین نے بھی سر ابھارا۔ چنانچہ ردعمل کے طور پر ایک پادری صاحب نے ہمارے خلاف ایک مضمون لکھا ایک اور اخبار نے بھی تنقید کی۔

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام انعامی تقریری مقابلہ

منیر الدین عبید اللہ اوّل اور اقبال احمد بسمل دوم قرار پائے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے شعبۂ تعلیم کے تحت قائم شدہ "بزم حسن بیان" کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ کے ہال میں خدام کا ایک انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں ربوہ کی ۱۶ زعامتوں میں سے بارہ زعامتوں کے چودہ مقررین نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ نو آموز مقررین میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے اور انہیں مزید ٹریننگ دینے کی غرض سے منعقد کیا گیا تھا۔ تقاریر کے لئے حسب ذیل تین موضوع مقرر تھے:- (۱) رحمۃ للعالمین (۲) پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق (۳) اصلاحِ معاشرہ۔

مقابلہ کا آغاز مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سیکرٹری بزم حسن بیان کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ پہلے آپ نے مقابلہ کی شرائط بیان کیں۔ جس کے بعد مقابلہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اکثر مقررین بالکل نو آموز تھے۔ اس کے باوجود تقریروں کا معیار خاصہ بلند اور حوصلہ افزا تھا۔

منصفی کے فرائض مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تین مہتمم صاحبان یعنی مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مہتمم اشاعت مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد۔ اور مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مہتمم تعلیم نے ادا فرمائے۔ ان کے فیصلے کے مطابق دار الصدر جنوبی کے منیر الدین عبید اللہ صاحب اوّل اور دار النصر غربی کے اقبال احمد صاحب بسمل دوم قرار پائے۔ علاوہ ازیں دار الرحمت وسطی کے نصیر الدین صاحب کو سپیشل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے بھی ایک سپیشل انعام مقابلے میں پہلی بار حصہ لینے والوں میں سے بہترین تقریر کرنے والے خادم کو دیا جائے گا۔ جس کا اعلان بعد میں ہوگا۔

آخر میں مہتمم مقامی مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب اور مہتمم تعلیم مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے خدام سے خطاب فرمایا اور تقریر و تحریر میں خاص مہارت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر مہتمم صاحب مقامی نے دعا کرائی اور یہ مقابلہ اختتام پذیر ہوا۔

کلکتہ کے گوردواروں میں گیانی عباد اللہ صاحب کی تقاریر

گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل ربوہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو کلکتہ تشریف لائے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سکھ گوردواروں میں آپ کی تقریروں کا انتظام کیا گیا چونکہ یہاں کے ممتاز سکھ لیڈران اور سکھ ایسوسی ایشن کے ذمہ دار اراکین مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ سے بہت مانوس و متاثر ہیں اور امن و اتحاد جیسے مسائل پر احمدیہ انداز فکر سے بخوبی واقف ہیں۔ اس لئے بڑی گرمجوشی سے انہوں نے مکرم گیانی صاحب کا تقریری پروگرام اپنے مشہور جریدہ "دیش درپن" میں شائع کیا۔

۵ نومبر ۱۹۶۱ء کو صبح نو بجے آپ کی تقریر سکھوں کے گوردوارہ واقع ہریسن روڈ میں ہوئی اور اسی دن شام کے پانچ بجے دوسری تقریر گوردوارہ واقع کالی گھاٹ میں ہوئی۔ سامعین پر عام اثر یہ تھا کہ گیانی صاحب کی دونوں تقریریں بہت کامیاب رہیں۔ اور بہت پسند کی گئیں۔ سکھوں کی طرف سے آپ کو "یوم نانکؒ" کے موقعہ پر ۲۳ نومبر کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ صبح کی تقریر کے اختتام پر ہریسن روڈ گوردوارہ کے جنرل سیکرٹری فتح سنگھ صاحب پندرہ منٹ تک فاضل مقرر کی تقریر پر اظہار خیال فرماتے رہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ ایک بار قادیان سے ہو آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ معمولی بات نہیں کہ جب سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو چکا تھا۔ مرزا صاحب کے ماننے والے آپ کی تعمیر کی ہوئی مسجدوں کے درمیان دھونی رمائے بیٹھے رہے اور اب تک وہ اپنے محبوب کی یاد کو دل میں لئے اور آستانۂ محبوب کو سینوں سے چمٹائے بیٹھے ہیں۔

(محمد نور عالم ایم اے)

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ پانچ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بائیں ٹانگ کا فالج بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ شافی مطلق اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشے۔ آمین۔

(حمیدہ عابدہ دفتر ڈائریکٹر تعلیم بلوچستان)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(۱)

— از مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور —

قادیان میں ۱۹۲۹ء میں جب میں نے نور ہسپتال کی سروس سے علیحدہ ہو کر اپنا دواخانہ کھولا (جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ذیش عام میڈیکل ہال تجویز فرمایا تھا) اور پریکٹس شروع کی تو مجھے حضرت نواب صاحب مرحوم کے ہاں آنا جانا ہوتا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں جب میرے ہاں تیسری لڑکی پیدا ہوئی تو نواب صاحب مرحوم نے مجھ سے ذکر فرمایا کہ ایک نسخہ نرینہ اولاد کا حضرت نواب خان محمد علی خان رضی اللہ عنہ کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل حاجی مولوی نورالدین سابق شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر نے عطا فرمایا تھا وہ اصل تحریر میں نے نواب عبداللہ خان صاحب مرحوم سے حاصل کر لی۔ اور نواب صاحب مرحوم سے شراکت کے ساتھ دوا نرینہ اولاد کا نام "نور منظر" رکھکر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی تحریر کا بلاک بنوایا اور اخبار الفضل اور دوسرے اخباروں میں اشتہار دینا شروع کیا۔ اس عرصہ میں مولوی عبدالوہاب صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ جو کہ خود بھی قادیان میں حکمت کرتے تھے کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی اس تحریر اور نسخہ کا علم ہو گیا انہوں نے مجھ سے اس نسخہ کا مطالبہ کیا۔ مگر میں نے عرض کی چونکہ اس نسخہ کے خفیہ رکھنے اور تجارت کی غرض سے استعمال کرنے کا نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے معاہدہ ہے۔ اس لئے میں تو یہ نسخہ نہیں دے سکتا۔ اس پر حضرت والدہ صاحبہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر (حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) نے نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو لکھا کہ یہ نسخہ اولاد نرینہ مجھے دے دیا جاوے سبحان اللہ کیا اخلاص محبت اور عزت تھی نواب صاحب کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی کہ فوراً مجھے لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے بہت احسانات ہیں ہم پر اسلئے ان کو اولاد نرینہ کا نسخہ دے دیا جاوے۔ اس وقت تک علاوہ میری محنت کے نواب صاحب مرحوم اور میرا چار صد روپیہ مشترک خرچ ہو چکا تھا۔ مگر نواب صاحب کے حکم پر میں نے نسخہ حضرت اہلیہ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو لکھکر بھیجدیا اور اپنی تجارت ختم کر لی

حضرت نواب صاحب مرحوم کو پرانے تعلق رکھنے والوں اور بالخصوص صحابہ کا اس قدر خیال تھا کہ گزشتہ ایام میں ہی باوجود خود بیمار ہونے کے میری والدہ صاحبہ مکرمہ کی سخت بیماری پر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو تاکید کر کے ہمارے گھر میں اُن کی عیادت کے لئے بھجوایا اور طبیعت دریافت کی اور فرمایا کریں والدہ احسان علی کے لئے بہت دعا کرتا ہوں مگر کیا علم تھا کہ ایسا خلیق انسان خود بہت جلد اللہ کریم کے حضور حاضر ہونے والا ہے۔ اور مولا کریم ان کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے اہل وعیال کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(۲)

(از پرویز پروازی صاحب ایم اے)

یہ ایک سال ادھر کی بات ہے۔ جب میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم کے دولت کدہ (۱۰۸-سی ماڈل ٹاؤن لاہور) پر حاضر ہوا۔ آپ لان میں آرام کرسی پر تشریف فرما تھے دو ایک دوست ان کے پاس بیٹھے تھے۔ میں جھجکتا ہوا کوٹھی کے صدر دروازے سے داخل ہوا۔ اور دور سے السلام علیکم کہنے کے بعد حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے اٹھکر میرا استقبال کیا۔ اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا تو آپ نے دوبارہ ہاتھ ملاتے ہوئے فرمایا "تم تو اپنے عزیز ہو"۔ اس کے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اس کے بعد اچانک جیسے کچھ یاد آ گیا ہو فرمایا "محمد خاں کہاں ہیں؟" میں نے عرض کی۔ "اپنے گاؤں چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ ضعیف ہونے کے باوجود گھر بار اور کھیتی باڑی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور آپ کے لئے ہر آن دعا کرتے رہتے ہیں"۔ فرمایا۔ "اگر انہیں خط لکھو تو میری طرف سے کہنا کہ ملے ہوئے بہت دیر ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس آ جائیں۔ مجھے بہت مسرت ہو گی"۔

میں ان دنوں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا صدر تھا۔ اس سلسلہ میں حاضر ہوا تھا کہ ایک غریب احمدی لڑکے کیلئے رہنے کی جگہ مطلوب تھی۔ جب میں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے بخوشی اجازت دیدی اور اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ بھی مختص فرما دیا۔ وقتاً فوقتاً اس کی امداد بھی فرماتے رہے اور رہائش کے علاوہ مفت کھانا بھی مرحمت فرماتے رہے۔ وہ طالب علم آج کل ایم ایس سی کر چکا ہے۔ یہ غریب پروری اور علم دوستی کی ایک ادنٰے سی مثال ہے۔

ہمارا خاندان آغاز سے ہی حضرت نواب صاحب مرحوم سے قریب رہا ہے۔ میرے دادا جان۔ حضرت مولوی محمد فاضل خاں صاحب مرحوم، اور تایا جان۔ محمد خان صاحب مدتِ مدید تک آپ کے خدمت گذاروں میں شامل رہے۔ تایا جان کو حضرت نواب صاحب مرحوم کی جانب سے اب تک پنشن ملتی ہے۔ اگرچہ تایا جان، حضرت نواب صاحب کے ادنیٰ سے خادم تھے۔ لیکن آپ نے ان کو یہ پیغام دیا کہ "کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس چلے آئیں"

م نواب صاحب موصوف سے اپنی ہوش میں پہلی ملاقات وہی ہوئی۔ جس کا تذکرہ میں کر چکا ہوں۔ سادگی، نرمی اور خوش گفتاری کا جو نمونہ میں نے اس ملاقات میں دیکھا۔ وہ اب تک میرے دل پر نقش ہے۔

چندۂ تحریک جدید کے دفتر دوم کے سلسلے میں

جماعت احمدیہ لاہور کی مساعی جمیلہ

جماعت لاہور ماشاءاللہ اُن جماعتوں میں سے ہے جنہوں نے ہر سال تحریک جدید کے دفتر دوم میں نمایاں اضافہ پیش کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔

محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت نے دو سال ہوئے اپنے کارکنوں کو چونتیس ۳۴ ہزار روپیہ کے وعدوں کو پچاس ہزار روپیہ تک پہنچانے کی تلقین فرمائی تھی۔ لیکن آپ جلدی بعد صاحب فراش ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے تاہم وعدہ جات تحریک جدید میں چار ہزار روپیہ کا اضافہ بہر حال عمل میں آ گیا۔ اور اب پھر جو فہرستیں مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید بھجوا رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کی منزل مقصود ان کے پیش نظر ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ ذیل میں ان مخلصین کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے مطابقت کی روح کے تحت وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

(دکیل المال اوّل تحریک جدید)

نام		
مکرم محمد اقبال صاحب زرگر بھاٹی گیٹ لاہور	۰۰	۵۰
〃 معراج الدین صاحب پہلوان 〃	۵۰	۱۱
〃 قاضی منظور احمد صاحب ایشو افریقن کمپنی لاہور معہ اہلیہ	۵۰	۲۶
〃 حکیم حفیظ الرحمان صاحب قلعہ لچھمن سنگھ	۰۰	۱۱۲
〃 محمد شریف صاحب مع اہل وعیال بھاٹی گیٹ	۰۰	۲۸
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب شاکر مع بچگان بھاٹی گیٹ	۳۶	۲۹
مکرم حاجی میاں محمد موسیٰ صاحب مرحوم نیلہ گنبد	۵۵	۳۰
〃 میاں محمد یحییٰ صاحب مع اہل وعیال 〃	۹۵	۱۴۳
〃 ملک سعادت احمد صاحب انارکلی	۶۲	۲
〃 میاں مبارک احمد صاحب نیلہ گنبد مع اہل وعیال	۸۵	۱۱۲
〃 ڈاکٹر صلاح الدین شمس ہومیو ہسپتال لاہور	۵۰	۷
〃 نصر اللہ خان صاحب دھنی رام روڈ لاہور	۲۵	۵
〃 محمد اعجاز صاحب گڑھی شاہو لاہور مع بچگان	۵۰	۱۴
مکرمہ والدہ صاحبہ 〃 〃	۵۰	۵
مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی مع اہل وعیال گنج مغلپورہ	۰۰	۹۰
〃 〃 منجانب برادر اصغر عبداللطیف صاحب مرحوم	۰۰	۶۰
〃 کرنل محمد عطاء اللہ صاحب دی مال لاہور	۰۰	۵۹۰
〃 سردار بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر لاہور	۰۰	۳۰۹
مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سنت نگر مع اہل وعیال	۰۰	۳۰۴
〃 〃 منجانب والدہ صاحبہ	۰۰	۱۳
〃 ڈاکٹر عبدالمجید صاحب بھاٹی گیٹ	۰۰	۲۵
〃 عبدالماجد صاحب 〃	۰۰	۲۵
مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالرحیم صاحب 〃	۰۰	۵
مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب وصلی دروازہ لاہور	۰۰	۳۱
〃 عزیز الدین صاحب زرگر 〃 〃	۱۲	۵
〃 شیخ عبدالماجد صاحب قسط ۱ 〃	۰۰	۱۰
〃 ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر مع اہل عیال 〃	۷۵	۲۳
〃 محمد حنیف صاحب قسمتہ قسط ۱ 〃	۰۰	۵
〃 شیخ عبدالہادی صاحب 〃	۰۰	۶
〃 مستری فضل کریم صاحب 〃	۰۰	۵
〃 حافظ قدرت اللہ صاحب 〃	۰۰	۵
مکرم میاں منور علی پرانی انارکلی لاہور	۰۰	۸
〃 سید منصور ذوالفقار صاحب اسٹیل پارک	۰۰	۵
مکرمہ سیدہ بخاری صاحبہ 〃	۳۷	۵
مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کمن آباد	۰۰	۷۰
〃 فضل احمد صاحب 〃	۰۰	۷۰
〃 ماسٹر غلام محمد صاحب شاہدرہ ماڈل اہلیہ		۱۴
〃 میاں محمد حسین صاحب 〃	۳۵	۵

نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدہ تحریک جدید پیش کرنیوالے مخلصین

۱- مکرم بابو محمد یٰسین صاحب سنت نگر لاہور مبلغ ۲۰۰ روپے (بمقابلہ سال گزشتہ -/۱۲۰)
۲- " حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی ناظم آباد کراچی -/۳۳۰ (" " -/۲۰۰)
۳- " میاں عبدالرحیم صاحب بہاولنگر دفتر دوم کے سال ۱۲ تا سال ۱۸ کا وعدہ یکمشت -/۲۴۳
۴- " رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر -/۱۰۰ (بمقابلہ سال گزشتہ -/۶۰)
۵- " حکیم سہیل احمد صاحب کمال ڈیرہ -/۱۱۵ (بمقابلہ سال گزشتہ -/۶۰)
۶- " ماسٹر سعید احمد صاحب حیدرانی بہاولنگر -/۷۰ (" " -/۵۰)
۷- " خورشید اسمٰعیل صاحب مری -/۵۲۰ (" " -/۴۲۰)
۸- " چوہدری نثار احمد صاحب اینڈ کمپنی خوشاب -/۱۶۵ (" " -/۱۱۵)

تلافی مافات کا قابل رشک طریق

مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مال ظفرآباد دلاہینی جنہیں اپنی جماعت کے وعدے بھجوانے میں تاخیر ہوگئی تھی۔ اس طرح تلافی مافات کرنا چاہتے تھے کہ وعدوں کے ساتھ ہی ساری رقم نقد ادا ہو جائے۔ چنانچہ آپ ۹۹-۸۷۶ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ اب میں آپ کی خدمت میں اپنی جماعت کے وعدے بمعہ وصولی بھیج رہا ہوں"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مخلص عہدیداروں اور مجاہدوں کو اپنے خاص انعاموں سے نوازے اور ان کا یہ مخلصانہ طریق دیگر جماعتوں کے لئے نمونہ کا کام دے۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

جزاء الاحسان کے طور پر اپنی مرحومہ والدہ صاحبہ کیلئے دائمی دعاؤں کا انتظام

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی (ابن مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار نانڈیانوالہ) اپنے خط مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری خواہش پہلے بھی تھی کہ والدین کی جانب سے اس صدقہ جاریہ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں حصہ لے سکوں۔ لیکن ابھی تک اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق نہ پا سکا بہرحال والدہ صاحبہ کی جدائی کے بعد میں نے نیت ہی نہیں بلکہ تہیہ کیا ہے کہ میں والدہ صاحبہ کے نام پر مبلغ -/۱۵۰ روپے کی رقم ادا فرما کر ان کی روح کو ثواب پہنچا سکوں۔ چنانچہ اس وعدہ کی پہلی قسط مبلغ -/۵۰ روپے کا چیک پیش ہے۔ بقیہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ جلد دو اقساط میں ادا کر دوں گا"

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مکرم شیخ صاحب موصوف کی والدہ مرحومہ کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور ان کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وعدہ کے ساتھ نقد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں کہ حسب ذیل احباب نے چندہ تحریک جدید کی رقم وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر مزید قربانیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

۱- مکرم شیخ جمال الدین صاحب - ۶/۷
۲- مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر -/۲۵
۳- مکرم شیخ محمد صدیق صاحب محلہ احمد پورہ - -/۵
۴- " ملک نصر اللہ خاں صاحب پینٹر - -/۵
۵- " چوہدری عبدالرحیم صاحب ۸-۴-۷ -/۴

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

وصولی چندہ مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص دوست کا عزم صمیم

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا عزم جو حسب ذیل ولولہ انگیز الفاظ سے ظاہر ہے متعدد مرتبہ جماعت کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے۔ اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ جہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں (تمام غیر ممالک) داخل ہو جائیں۔"

اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر جماعت میں ایک نہ ایک کارکن ایسا ہونا ضروری ہے۔ جو اپنے اندر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک جنون کی سی کیفیت رکھتا ہو۔ چنانچہ لاہور کی جماعت میں ہمارے مخلص دوست مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی والے ماشاء اللہ ایسی ہی کیفیت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ شیخ صاحب موصوف اپنے ایک تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا خیال ہے کہ اگر سو تا جو بھی -/۵ روپے ماہوار دینے والے نکل آدیں۔ تو -/۵۰۰ روپے ماہوار وصول ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کافی آمد ماہوار ہو سکتی ہے۔ شاید خدا تعالیٰ اس (چندہ مساجد بیرون) میں جماعت لاہور کو ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار دینے کی توفیق عطا فرمائے اور لاہور کی جماعت من حیث الجماعت اس کار خیر میں حصہ لے کر بفضل خدا تعالیٰ مثالی جماعت کہلا سکے۔ میرا ارادہ ہے کہ تاجروں۔ صنعت کاروں۔ وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ باقی تمام جماعت کے بہن بھائی سب ہی اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس میں حصہ لیں اور تمام احباب اس کار ثواب سے کیوں محروم رہیں۔ اس سلسلہ میں دوستوں کو فرداً فرداً بھی تحریک کر رہا ہوں۔

احباب کرام سے شیخ صاحب موصوف اور ان کے رفقاء کار کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے دیگر جماعتوں کے عہدہ داروں سے بھی گزارش ہے کہ وہ ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا فنڈ مہیا کرنے میں غیر معمولی جوش و خروش سے کام لیں۔ ورنہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اپنے مرحوم محسنوں کو ثواب پہنچانیکی قابل قدر مثالیں

مومن کو خوشی اور غم ہر دو مواقع پر اللہ تعالیٰ کے دین کا خیال رہنا چاہیئے

حال ہی میں ہمارے ایک بزرگ دوست مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے دفتر ہذا کو مطلع فرمایا ہے۔

"اہلیہ تحریک جدید دفتر دوم کی باقاعدہ ادائیگی کرتی رہی تھیں۔ آئندہ بھی یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ کی ہمدردی کا شکرگزار ہوں"

مرحومہ کے ایک صاحبزادے مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی حال لاہور نے اپنی مرحومہ والدہ کی طرف سے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے ۱۵۰ روپے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ نیز پچاس روپے بذریعہ چیک ارسال بھی فرما دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگر اسی طرح جماعت احمدی خاندان اپنی خوشی اور غم پر دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کا خیال رکھیں تو ہم اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب سے قریب تر لا سکتے ہیں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سلسلہ کی ضروریات کے بڑھ جانے پر وعدہ میں مزید اضافہ

مکرم صوبیدار ملک نور محمد صاحب سیکرٹری مال سانگھڑ ضلع فرماتے ہیں کہ چوہدری محمد یوسف صاحب نے "اپنے اخلاص اور سلسلہ کی مالی ضروریات بڑھ جانے کی وجہ سے وعدہ تحریک جدید -/۱۱۵ روپے سے -/۱۳۴ روپیہ کر دیا ہے"۔ اس وعدہ میں ان کی اہلیہ محترمہ جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے شامل ہیں۔

فجزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۴۲:۔ میں فضل کریم احمد ولد مولوی نور احمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ ایس ڈی او محکمہ نہر عمر ۵۶ سال ۹ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مٹھہ ٹوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری مندرجہ ذیل جائداد ہے (۱) اٹھن معہ چکی آٹا واقعہ چک ۲۹/ ۵ ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی قیمتی اڑھائی ہزار روپیہ۔ اس کی آمد اوسطاً سو روپیہ ماہوار ہے۔ ۲۔ ۱۵ ایکڑ اراضی (کمبیر یال لاٹ) ملکیت سرکار واقعہ چک ۲۹ ڈی۔ بی تحصیل و ضلع میانوالی نہری میرے قبضہ میں ہے اور جس کی اوسطاً سالانہ آمد نصف بٹائی پر مبلغ سات سو روپیہ ہے ۳۔ ۱۵ ایکڑ اراضی بارانی لاٹ ۲۵ واقعہ چک ۲۹ ڈی بی تحصیل میانوالی بشرائط آبادکاری میرے قبضہ میں ہے۔ جس کی قیمت ابھی ادا نہیں کی اور حقوق ملکیت ابھی نہیں ملے۔ اس کی اوسطاً سالانہ آمد نصف بٹائی پر مبلغ پانصد روپیہ ہے ۴۔ میری پنشن ابھی منظور نہیں ہوئی جو قریباً ۱۴۰/- روپیہ ماہوار ہوگی منظور ہونے پر اطلاع دے دی جاوے گی میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد فضل کریم احمد بقلم خود ۳۰-۸-۶۱

گواہ شد چوہدری سعید احمد بقلم خود سیکرٹری تعلیم و تربیت مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ نور محمد ولد علی محمد زرگر مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۳۵۱:۔ میں چوہدری سلطان علی ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری و تجارت عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن محراب پور ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان حال وارد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میری زرعی زمین ۶۳ ایکڑ دیہہ وگھیال گوٹھ سلطان علی تعلقہ کنڈیارو ضلع نوابشاہ میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۶۰۰۰/- روپے ہے۔

۲۔ میرا ایک مکان معہ حویلی نزد ریلوے اسٹیشن محراب پور شہر میں ہے جس کی قیمت ۱۲۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۳) اس کے علاوہ مجھے میری مندرجہ بالا زرعی زمین سے سالانہ آمد قریباً ۱۸۰۰/- روپے اور تجارت کے ذریعہ سالانہ آمد اوسطاً ۴۶۰۰/- روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: سلطان علی بقلم خود۔

گواہ شد قریشی عبدالرحمٰن موصی ۶۹۳۸ ڈویژنل ناظم انصاراللہ خیرپور ڈویژن حال وارد کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد کراچی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

اہم طبی معلومات

خواب آور گولیاں افیون سے بدتر ہیں

اگر آپ کو نیند نہیں آتی تو سونے سے پہلے گرم پانی سے غسل کیجئے یا گرم دودھ کی ایک پیالی پیجئے۔ لیکن خواب آور گولیاں کبھی استعمال نہ کیجئے۔

دن بھر کے کام کاج کے بعد بھی رات کو نیند دیر سے آئے تو بڑی کوفت ہوتی ہے۔ اور اس بات کا تصور اور بھی سوہان روح ہو جاتا ہے کہ صبح سویرے اٹھ کر پھر کام پر جانا ہے پچھلے دنوں میرے ایک بڑے مہذب دوست جو کچھ عرصہ یورپ میں رہ آئے ہیں، ان سے میں نے اس مصیبت کا ذکر کیا تو انہوں نے خواب آور گولیاں استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ میں دو ایک دن تک یہی علاج آزمانے کی سوچتا رہا اور یہ سوچ بچار یوں مفید ثابت ہوئی کہ اتفاق سے ایک غیر ملکی رسالے میں بے خوابی کے متعلق ایک مضمون نظر پڑ گیا اور اسے پڑھ کر میں نے گولیوں کے استعمال سے پہلے ہی توبہ کر لی کہ اس علاج کو کبھی نہ آزماؤں گا اس کے بجائے نیند لانے کے لئے یہ نسخہ کارآمد ثابت ہوا کہ بستر پر لیٹنے سے پہلے گرم پانی سے غسل کر لیا۔ بعض اوقات گرم گرم دودھ کی پیالی بھی خواب آور ثابت ہوئی۔

اس مضمون میں امریکہ کے محکمہ انسداد منشیات کے ایک ماسٹر ڈاکٹر ہیرس اذبل نے اپنی برسوں کی تحقیقات کا یہ نچوڑ پیش کیا تھا کہ یہ خواب آور گولیاں جو بازار میں عام ملتی ہیں اپنے نتائج کے اعتبار سے افیون سے زیادہ مضر ہوتی ہے۔ کسی شخص سے افیون چھڑانا آسان ہے۔ لیکن خواب آور گولیوں کا استعمال چھڑانا مشکل ہے اور امریکہ میں آج کل انسداد منشیات کے محکمہ کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ اس نشہ کا ہے۔

اور آپ اس حقیقت کو مشکل سے باور کریں گے کہ آجکل وہ ترقی یافتہ ممالک جہاں زندگی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے وہاں پر افیون کا نشہ کرنیوالے تو خال خال ہی ملتے ہیں۔ لیکن خواب آور گولیوں کے عادی لوگ بکثرت ہیں۔ افیون کے عادی کو تو پھر بھی کسی قدر یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کا یہ نشہ کسی دن رنگ لائے گا۔ لیکن یہ نئے فیشن ایبل افیونی اس احساس سے بھی عاری ہوتے ہیں کیونکہ وہ یہ گولیاں دوا سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ انہیں تو کوئی دوسرا یہ بتاتا ہے نہ وہ خود معلوم کرنے کی زحمت کرتے ہیں کہ یہ ان کی عمر کی گھڑیاں گھٹا دیتا ہے۔ اور ان کا جسم دن بدن ناکارہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

گویا میں جن دنوں جنگ ہو رہی تھی تو امریکہ کی ایک خاتون مارتھا کو وزارت جنگ کی طرف سے خبر ملی اس کا شوہر مسی ڈ پلاپتہ ہے۔ اس کا فکرمند ہونا قدرتی بات تھی اور اس کی وجہ سے دو راتیں آنکھوں میں کٹ گئیں ڈاکٹر نے فوراً مشورہ دے دیا کہ خواب آور گولیاں کھاؤ۔ پہلے روز جب ایک گولی کھائی تو دماغ کو بہت سکون ملا۔ اور رات نیند آرام سے آئی۔ لیکن اگلے روز پھر فکر بڑھنا شروع ہوا۔ دن ڈھلتے ہی وہ اس گھڑی کا انتظار کرنے لگی کہ گولی کھا کر بستر پر لیٹے۔ اب روزانہ خواب آور گولی کا استعمال مارتھا کا معمول ہو گیا اور جب شیشی ختم ہو گئی تو اپنے پڑوس کے ایک دوا فروش سے اور گولیاں حاصل کر لیں۔ آخر ایک روز گولی بے اثر نکلی مارتھا نے خیال کیا کہ اعصاب چونکہ اس کے عادی ہو گئے ہیں اس لئے خوراک بڑھا دینی چاہیئے اور پھر وہ برابر خوراک کی مقدار بڑھاتی رہی اور پھر چند ماہ بعد خبر آئی کہ اس کا شوہر دشمن کے قیدی کیمپ میں محفوظ ہے۔ فکر و تردد کا سبب دور ہو گیا تھا اور مارتھا نے خواب آور گولیاں کھانی چھوڑ دیں۔ دو راتیں تو چین سے گذر گئیں لیکن پھر تشنج کے دورے پڑنے لگے اور چند روز میں اس کی بالکل وہی کیفیت ہو گئی۔ جو افیونی سے نشہ چھڑانے پر ہوتی ہے۔

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کی پُروقار تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ تقسیم ملک کے بعد اس ادارے کو صحیح عمارت حاصل نہیں تھی تاہم یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اب ایک موزوں اور ضرورت کے مطابق عمارت نصیب ہو گئی ہے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ احباب جماعت نے اس طرف بہت توجہ کی ہے اور انہی کے گرانقدر عطیہ جات سے یہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ لیکن ابھی بالائی منزل چاردیواری اور کھیل کے میدانوں کی تکمیل فوری توجہ کی محتاج ہے۔

اس ضمن میں آپ نے اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اصل چیز تعلیم و تربیت اور روحانیت ہے اور اس لحاظ سے کسی تعلیمی ادارہ کے لئے اچھی عمارت کی حیثیت قشر سے زیادہ نہیں اس امر پر زور دیا کہ بایں ہمہ مغز کی حفاظت کے لئے ایک ضروری حد تک قشر کی طرف توجہ دینی بھی لازمی ہے آپ نے فرمایا یہ امر بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ زمانے کے تغیر کے ساتھ ساتھ قشر کی کیفیت اور ہیئت بھی بدل جاتی ہے اور اس لحاظ سے فی زمانہ اداروں کی ہیئت کی تبدیلی کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ آپ نے اِس امر کو قوانین قدرت کی کارفرمائی اور تاریخ کی مثالوں سے خوب اچھی طرح واضح کر کے مغز اور قشر کے باہمی تعلق اور اپنی اپنی جگہ ان دونوں کی متناسب اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو بڑی عمدگی سے ذہن نشین کرایا کہ یہ ادارہ اپنی وقعت و عظمت کے لحاظ سے احباب جماعت کی اوّلین توجہ کا حقدار ہے۔ نیز آپ نے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں قابل بچے اس ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوانے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ یہ ادارہ ہر لحاظ سے مستحکم بنیادوں پر قائم ہو کر قیامت تک مبلغینِ اسلام تیار کرنے کا دارالعلوم بنا رہے ــــ آخر میں آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کا اعلان فرمانے کی درخواست کی۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ کا ایمان افروز خطاب

بعدہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس وقت مجھے قریباً نصف صدی پہلے کا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے جبکہ میں مدرسہ احمدیہ کا مینیجر ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں ایک روز حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر اور میاں امام الدین صاحب مولوی ابوالعطاء صاحب کو مدرسہ میں داخل کرانے کے لئے لائے۔ اس وقت میں مدرسے کے کچے کمروں میں سے ایک کمرہ میں بیٹھا تھا۔ حاجی صاحب نے انہیں مدرسہ میں داخل کرنے کی سفارش کی اور مَیں نے انہیں داخل کر لیا۔ میں جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ پھل خدا کے فضل سے شیریں ثابت ہوا اور آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو خدمتِ دین کی توفیق دی۔ مَیں نے کچے کمرے کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ ہر زمانے کا قشر الگ ہوتا ہے۔ اُس زمانے کے لحاظ سے وہ کچے کمرے ہی قشر کی حیثیت رکھتے تھے لیکن آج کل کے حالات کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اچھی عمارت بھی ہو نیز ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری کا بھی اس میں انتظام ہو اور اسی طرح تمام دوسرا سامان اور ضرورت کی چیزیں بھی مہیا کی جائیں پھر یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ احباب بچوں کو جامعہ میں تعلیم دلوانے کے لئے یہاں بھجوائیں جب تک احباب ہر طبقہ کے ذہین اور ہونہار طلباء نہیں بھجوائیں گے خدمتِ دین کا کام خاطر خواہ طریق پر انجام نہیں پا سکے گا۔ میرا اپنا بچہ بھی واقفِ زندگی ہے اور آج کل افریقہ میں سلسلہ کی طرف سے متعین ہے اور میں اس پر خوش ہوں کہ وہ دین کی خدمت کر رہا ہے۔ پس مَیں احباب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ عمارت کی جلد از جلد تکمیل اور ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری قائم کرنے کے لئے دل کھول کر چندہ بھی دیں اور پھر ہر طبقہ کے ہونہار اور ذہین بچوں کو تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ میں بھیجیں۔

اس ضمن میں محترم میاں صاحب مدظلہ العالی نے ہر طرح سے مکمل لائبریری کے قیام پر خاص زور دیا اور فرمایا کہ جب تک کسی تعلیمی ادارے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی لائبریری نہ ہو اس وقت تک اس ادارے کو کامیابی کے ساتھ نہیں چلایا جا سکتا۔ اور تعلیم و تدریس کے خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔ آپ نے تدریس کے سلسلہ میں پرانے زمانہ کے ایک نہایت مفید طریق کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا پہلے جب اساتذہ باہر سفر پر جاتے تھے تو ان کے ساتھ بعض شاگردوں کو بھی بھیجدیا جاتا تھا اور وہ سفر میں بھی انہیں درس دیتے رہتے تھے۔ یہ طریق بہت مفید تھا۔ اس طرح اساتذہ کے سفر پر جانے سے طلبہ کی تعلیم میں حرج واقع نہیں ہوتا تھا بلکہ اس طرح وہ اساتذہ کے ساتھ ہر وقت رہنے کی وجہ سے وہ کچھ سیکھ لیتے تھے جو مدرسہ کے محدود اوقات میں ان کے لئے سیکھنا ممکن نہ ہوتا تھا۔

آخر میں محترم میاں صاحب مدظلہ العالی نے اس توقع کا ایک دفعہ پھر اظہار کرتے ہوئے کہ احباب جامعہ احمدیہ کی عمارت کے بقیہ حصہ کی تکمیل اور لائبریری کے قیام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں گے اور ہر طبقہ کے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جامعہ میں بھجوائیں گے تاکہ یہ ادارہ ایک اعلیٰ درجہ کی درسگاہ بن سکے فرمایا میں ان الفاظ کے ساتھ جامعہ کی نئی عمارت کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ کو بہت بلند پایہ علماء پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ایسے جید علماء جو اپنے علم و فضل کی وجہ سے دنیا پر چھا جائیں اور جو غلبہ اسلام کی خدائی تقدیر کو جاری کرنے کا مؤثر اور کامیاب ذریعہ اور نہایت مفید آلۂ کار ثابت ہوں تا وہ عظیم مقصد جس کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ادارہ کو قائم فرمایا تھا ہمیشہ ہی مہتم بالشان طریق پر پورا ہوتا چلا جائے۔

اس پُر اثر اور ایمان افروز خطاب کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔

تقسیم انعامات

افتتاحی تقریب کے بعد جامعہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی چنانچہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے طلبہ میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا ایک اقتباس یاد دلانا چاہتا ہوں میں جب بھی اس اقتباس کو پڑھتا ہوں تو ڈر کر رک جاتا ہوں اور ساتھ ہی خوشی سے پھول بھی جاتا ہوں وہ اقتباس یہ ہے کہ :-

> "میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"

ہمارے طلبہ کو یہ بلند مقصد ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے وہ علم و فضل میں ایسا کمال حاصل کریں کہ آسمان کی بلندیوں میں پرواز کریں اور اس قدر اونچے نکل جائیں کہ کوئی زمینی ان تک نہ پہنچ سکے اور وہ سب کا منہ بند کر دیں۔ یہ مقصد پورا تو ضرور ہو گا اور ہو کر رہے گا لیکن جیسا کہ خدا کا یہ قانون ہے کہ اس کی تقدیروں کے بروئے کار آنے میں ایک خانہ انسانی کوششوں کا بھی ہوتا ہے۔ میں طلبہ کو انسانی کوششوں کے اس خانہ کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس خدائی وعدہ کا مصداق بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

ہوسٹل کا معائنہ

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کی طرف سے مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی معیت میں جامعہ کے ہوسٹل میں تشریف لے جا کر اس کا نو تعمیر شدہ حصہ دیکھا۔ آپ بعض غیر ملکی طلبہ کے کمروں میں تشریف لے گئے اور ان کی رہائش وغیرہ کے انتظامات کا جائزہ لیا نیز آپ نے ہوسٹل کے زیر تکمیل حصہ کا بھی معائنہ کیا اور دیگر انتظامات بھی دیکھے اور بعض قیمتی ہدایات سے نوازا ہوسٹل کے معائنہ کے بعد آپ موٹر کار میں واپس تشریف لے گئے اس طرح مغرب کے قریب جامعہ کی نئی عمارت کے افتتاح اور جلسہ تقسیم انعامات کی جملہ کارروائی خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴